فلسفہ عید قربان

پروفیسر حافظ محمد فاروق، لاہور

قربانی

لغوی مفہوم: لفظ قربانی عربی زبان سے لیا گیا ہے اور قرب یقرب قربانا سے مشتق ہے، جس سے مراد ہر وہ چیز جو انسان اللہ کے حضور اللہ کا قرب اور نزدیکی حاصل کرنے کے لیے پیش کرے۔ بالفاظ دیگر ہر وہ چیز اور نیک عمل جس سے اللہ کی قرب جوئی کی جائے، جسے اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا جائے اور جس کے ذریعے اللہ کی رحمت سے قریب ہونے کا مقصد حاصل کیا جائے خواہ وہ نذر و نیاز، عام صدقہ خیرات ہو یا ذبیحہ جانور ہو، قربانی کہلاتا ہے۔ [المنجد، لسان العرب، مفردات القرآن]

لفظِ قربانی قرآن میں:

قرآن مجید فرقان حمید میں قربانی کا لفظ تین مقامات پر آیا ہے۔

۱۔ یہودیوں کی بات کی تکذیب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کہتے تھے:

ان اللہ عھد الینا الا نؤمن لرسول حتی یأتینا بقربان تاکلہ النار، قل قد جاء کم رسل من قبلی بالبینت وبالذی قلتم فلم قتلتموھم ان کنتم صدقینo [آل عمران: ۱۸۳]

بے شک اللہ نے ہمیں حکم دیا کہ کسی رسول کو تسلیم نہ کریں جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آگ کھا لے، ان سے کہو تمہارے پاس مجھ سے پہلے بہت سے رسول آ چکے ہیں جو بہت سی روشن نشانیاں لائے تھے اور وہ نشانی بھی لائے تھے جس کا تم ذکر کرتے ہو، پھر اگر تم سچے ہو تو ان رسولوں کو تم نے کیوں قتل کیا؟

۲۔ آدم علیہ السلام کے بیٹوں ہابیل اور قابیل کی قربانی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: اذ قربا قربانا فتقبل من احدھما ولم یتقبل من الاخر. [المائدہ: ۲۷]

جب ان دونوں نے (قربانی کا) ایک نذرانہ پیش کیا تو ان میں سے ایک کی نذر تو قبول ہوگئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی۔

۳۔ معبودان باطلہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

فلولا نصرھم الذین اتخذوا من دون اللہ قربانا الھۃ. [الاحقاف: ۲۸]

پس قرب الٰہی حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اللہ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟

پہلی دونوں آیات میں جانور کا ذبیحہ مراد ہے جبکہ تیسری آیت میں ذریعہ تقرب مراد ہے۔

اصطلاحی مفہوم:

مناسک اسلام میں قربانی کا لفظ اس جانور پر بولا جاتا ہے جو ذوالحجہ کے مہینے میں عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے بعد قربانی کے دنوں (ایام تشریق) میں ذبح کیا جاتا ہے۔

قربانی کے لیے قرآن مجید میں دیگر الفاظ:

قرآن حکیم کی آٹھ سورتوں میں تقریباً چالیس آیات میں قربانی کے مضامین بیان کیے گئے ہیں۔ قربانی کے لیے قرآن حکیم میں سات الفاظ آئے ہیں۔ لفظ قربان کی تفصیل آپ پڑھ چکے ہیں، باقی چھ الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ ھدی:

ولاتحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور اپنے سر نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی جگہ پہنچ جائے۔[البقرہ:۱۹۶]

☆ نسک:

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین.

فرما دیجیے بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔[الانعام:۱۶۲]

☆ منسکا:

ولکل امة جعلنا منسکا لیذکروا اسم الله علی مارزقھم من بھیمة الانعام.

اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کی تاکہ وہ اللہ کا نام لیں (ذبح کرتے وقت) ان مویشیوں اور چوپائیوں پر جو ہم نے انہیں دیئے۔[الحج:۳۴]

☆ بدن:

والبدن جعلنھا لکم من شعائر الله لکم فیھا خیر فاذکروا اسم الله علیھا صواف فاذا وجبت جنوبھا فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر کذالک سخرنھا لکم لعلکم تشکرونo

اور قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے شعائر اللہ (اللہ کی نشانیاں) مقرر کیے، تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے۔ پس اللہ کا نام لو (ذبح کرتے وقت) ان پر، قطار باندھ کر، پھر جب ان کے پہلو (زمین پر گر جائیں، ذبح ہو جائیں) تو ان میں سے (خود بھی) کھاؤ اور کھلاؤ سوال نہ کرنے والوں اور سوال کرنے والوں کو۔ اسی طرح ہم نے انہیں تمہارے لیے مسخر (زیر فرمان) کیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔[الحج:۳۶]

☆ ذبح:

وفدینه بذبح عظیم.

اور ہم نے اس کے عوض ایک بڑا ذبیحہ دے دیا۔[صافات:۱۰۷]

☆ نحر

فصل لربک وانحر.

پس آپ ﷺ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔[الکوثر:۲]

قربانی کا تاریخی پس منظر

قربانی ہر امت کے لیے:

قرآن حکیم میں جس طرح روزے کے بارے میں

کتب علیم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم.

تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔[البقرہ:۱۸۳] امت مسلمہ کو نکتہ سمجھایا گیا کہ تم اس کام اور نیک عمل میں تنہا نہیں ہو بلکہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی روزے فرض تھے، اسی طرح قربانی کے وجود کا ثبوت اور تصور بھی ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ کیفیت و احکام کے اختلاف کے ساتھ اسلام سے پہلے کے مذاہب کے لوگ بھی اس کے قائل تھے۔

چنانچہ رب ارض وسماء کا ارشاد ہے: ولکل امة جعلنا منسکا لیذکروا اسم الله علی مارزقھم من بھیمة الانعام: [الحج : ۳۴]

ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کر دیا ہے تاکہ لوگ ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے ان کو دے رکھے ہیں، یعنی قربانی ہر امت کے لیے تھی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

منکرین قربانی کا اعتراض:

یہاں منکرین قربانی کے اس اعتراض کہ قربانی صرف مکہ مکرمہ میں ہی جائز ہے، کی بھی تردید ہوتی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ تمام امتیں صرف مکہ میں یا عرب میں ہی آباد نہ تھیں بلکہ عرب کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی آباد تھیں اور ان تمام پر اللہ نے قربانی مقرر فرمائی، اس کے بعد یہ کہنا کہ مکہ مکرمہ کے علاوہ دوسری جگہ اس کا جواز ثابت نہیں بالکل لغو بات بلکہ کلام الٰہی کا صریح انکار ہے۔

قربانی کی ابتدا

ہابیل اور قابیل کی قربانی:

قربانی کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل سے ہوئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واتل علیھم نبا ابنی ادم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدھما ولم یتقبل من الاخر قال لاقتلنک قال انما یتقبل اللہ من المتقینo.[المائدہ:۲۷]

اور ذرا انہیں آدم کے دو بیٹوں کا قصہ بھی بے کم وکاست سنا دو، جب ان دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی اور دوسرے کی نہ کی گئی، اس نے کہا میں تجھے ضرور مار ڈالوں گا، اس نے جواب دیا اللہ تو متقیوں ہی سے (نذریں) قبول کرتا ہے۔

یہ نذر یا قربانی کس لیے پیش کی گئی؟ اس کے بارے میں کوئی صحیح روایت نہیں، البتہ مشہور یہ ہے کہ ابتدا میں حضرت آدم وحوا علیہما السلام کے ملاپ سے بیک وقت لڑکا اور لڑکی پیدا ہوتے تھے۔ دوسرے حمل سے پھر لڑکا اور لڑکی پیدا ہوتے۔ ایک حمل کے بہن بھائی کا نکاح دوسرے حمل کے بہن بھائی سے کر دیا جاتا۔ ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن بدصورت تھی جبکہ قابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن خوبصورت تھی۔ اس وقت کے اصول کے مطابق ہابیل کا نکاح قابیل کی بہن کے ساتھ اور قابیل کا نکاح ہابیل کی بہن کے ساتھ ہونا تھا، لیکن قابیل چاہتا تھا کہ ہابیل کی بہن کی بجائے اپنی ہی بہن سے جو خوبصورت تھی نکاح کرے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اسے سمجھایا لیکن وہ نہ مانا۔ بالآخر حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں بارگاہ الٰہی میں قربانیاں پیش کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جس کی قربانی قبول ہو جائے، قابیل کی بہن کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ ہابیل کی قربانی قبول ہو گئی یعنی آگ آسمان سے آئی اور اسے کھا گئی جو اس کے قبول ہونے کی دلیل تھی۔[احسن البیان]

قبولیتِ قربانی اور یہود:

قربانی اور مقبول قربانی کو آسمان سے آگ کے اتر کر جلا دینے کے معنی ومفہوم کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے سید الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا کہ ہم سے تورات میں عہد لیا گیا کہ جو مدعی رسالت ایسی قربانی نہ لائے جس کو آسمان سے آگ اتر کر کھا جائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں، اس پر سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۸۳ نازل ہوئی (جس کو آپ پیچھے ملاحظہ کر چکے ہیں)

قربانی کی مشروعیت:

قربانی کی مشروع اگرچہ ابتدائے آفرینش کائنات سے ہے مگر جس کی وجہ سے اس کو امت محمدیہ پر فرض کیا گیا وہ سیدنا ابراہیم خلیل علیہ السلام کی قربانی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی ابتلاء وآزمائش، امتحانات اور قربانیوں سے عبارت نظر آتی ہے، پروردگار عالم نے اپنے خلیل کی دوستی کو نکھارنے کے لیے آزمائش کی بھٹی میں ڈالا اور آزمائش کی بھٹی سے خلیل اللہ کی دوستی کندن بن کر چمکی اور بے داغ ثابت ہوئی، راہ وفا میں خلیل اللہ نے وہ معیار قائم کیا کہ اللہ نے منصب امامت عطا فرمایا۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

واذا ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما.[البقرہ:۱۲۴]

جب ابراہیم علیہ السلام کو ان کے رب نے کئی باتوں سے آزمایا اور انہوں نے سب کو پورا کر دیا تو اللہ نے فرمایا کہ بے شک تمہیں لوگوں کا امام بنا دوں گا۔

قربانی کا حکم:

اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں نبی آخر الزماں ورحمت عالم وعالمیاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو قربانی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

۱. **فصل لربک وانحر**[الکوثر:۲]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پس آپ اپنے رب کی نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔

جملہ عبادات کی طرح چونکہ قربانی بھی عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ ہی کے لیے ہونی چاہیے۔ غیر اللہ کے لیے عبادت شرک ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا:

۲. قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین. [سورہ الانعام: ۱۶۲]

فرمادیجیے بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

نسک اور نحر:

یہاں نسک اور نحر دو الفاظ کا ذکر آیا ہے۔ نسک کے معنی قربانی کے ہیں اور نحر کا لفظ بھی جانور ذبح کرنے کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا آیات میں واضح ہے۔ مزید وضاحت کے لیے قرآن وحدیث کے مندرجہ ذیل دلائل ملاحظہ فرمائیں۔ منکرین قربانی ان الفاظ کے غلط معانی بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حج اور عمرے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

۱. فمن کان منکم مریضا اوبہ اذی من رأسہ ففدیۃ من صیام اوصدقۃ اونسک. [سورہ البقرہ: ۱۹۶]

پس جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ بدلہ دے روزوں یا صدقہ یا قربانی سے۔

اس آیت میں نسک کے معنی قربانی آئے ہیں۔

۲. صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے:

من ذبح بعد الصلوۃ فقدتم نسکہ. [بخاری]

جس نے نماز کے بعد (قربانی کے جانور) ذبح کیا اس نے اپنی قربانی کو مکمل کر لیا۔ اس حدیث میں بھی نسک سے مراد قربانی ہے۔

۳۔ نحر کا لفظ بھی جانور ذبح کرنے کے لیے بولا جاتا ہے جیسے بخاری میں ہے: نحر النبی بیدہ سبعۃ بدن وضحی بالمدینۃ کبشین.

رسول اللہ ﷺ نے (مکہ میں) سات اونٹ نحر کیے اور مدینہ میں دو مینڈھے ذبح کیے۔ [بخاری شریف]

جانور کی قربانی سے اپنی قربانی تک:

قربانی کا لفظ جتنی بار ہماری زبان پر آتا ہے، شاید ہی کوئی اور لفظ اس قدر زبان پر آتا ہو، لیکن ہمارے اندر قربانی کی جتنی کمی آج ہے شاید ہی پہلے کبھی ہوئی ہو۔ دین اسلام کا بنظر غائر مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اصل روح یہی ہے کہ انسان اپنا سب کچھ خالق کے تابع کر دے مگر ہم تمام شعبہ ہائے زندگی میں قربانی سے پہلو تہی کرتے ہیں۔

قربانی کا مطلب محض جانور ذبح کرنا نہیں بلکہ دین وملت کے مفاد میں اپنی رائے سے تنازل شعائر اسلام پر کار بند رہنا، اسلام اور مسلمانوں کو درپیش خطرات کے مقابلے کی تگ ودو کرنا، اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی، ہوائے نفس کو چھوڑ کر قرآن وحدیث میں بیان کردہ احکامات اور اصولوں کی پابندی وغیرہ سب قربانی کے زمرے میں آتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com